

65581-کیا ختم قرآن کی دعا سنت ہے؟

سوال

گزارش ہے کہ مجھے سنت سے ثابت شدہ ختم قرآن کی دعا ارسال کریں۔

پسندیدہ جواب

قرآن مجید ختم کرنے کے بعد کوئی سنت سے ثابت شدہ کوئی خاص دعا نہیں ہے، حتیٰ کہ صحابہ کرام اور مشور آئمہ کرام سے بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا، بہت سے قرآن مجید کے آخر میں جو دعا لکھی ہوئی ہے اس میں سب سے مشوریہ ہے کہ اسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف مسوب کیا جاتا ہے، اور اس کی بھی ان سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔

دیکھیں: فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین (14/226)۔

قرآن کو ختم کرنے کے بعد کی جانے والی دعا یا تواناز میں یا پھر نماز کے علاوہ ہو گی، نماز میں تو قرآن مجید ختم کرنے کی تو کوئی دلیل نہیں ملتی، لیکن نماز سے باہر کے بارہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسا کیا تھا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

رمضان المبارک میں قیام اللیل میں ختم قرآن کی دعا کرنے کا کیا حکم ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

"میرے علم کے مطابق رمضان المبارک میں قیام اللیل میں قرآن مجید ختم کرنے کی دعا سنت نہیں، اور نہ ہی صحابہ کرام سے ثابت ہے، زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے تو وہ اپنے اہل دعیا کو جمع کر کے دعا کیا کرتے تھے، اور یہ نماز میں نہیں" انتہی

دیکھیں: فتاویٰ ارکان الاسلام (354)۔

اس سلسلہ میں شیخ بکر ابو زید کا ایک بہت ہی مفید رسالہ ہے جس کے خاتمہ میں ہے کہ:

پچھلی دونوں فصلوں کے مجموعی سیاق میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کو ہم جو چیزوں میں ختم کرتے ہیں:

پہلی: ختم قرآن کے متعلق مطلقاً دعا کرنا:

اس میں حاصل یہ ہے کہ:

اول:

جو کچھ پیچھے مرفوع بیان ہوا ہے وہ ختم قرآن کی مطلق ادعا کے متعلق ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ بھی ثابت نہیں، بلکہ یا تو وہ موضوع ہے یا پھر ضعیف، اور قریب ہے کہ مرفوع کے معتقد باب میں قطعاً عدم وجود ہو، کیونکہ جن علماء کرام نے علوم قرآن اور اس کے اذکار کے متعلق لکھا ہے مثلاً امام نووی، ابن کثیر، قرطبی، سیوطی، رحمم اللہ ان سب نے وہ کچھ بیان نہیں کیا جو ذکر کیا گیا ہے، اور اگر ان کے پاس کچھ ہوتا جس کی سند صحیح اور اعلیٰ ہوتی تو وہ اسے ضرور ذکر کرتے۔

دوم :

یہ صحیح ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید ختم کرنے کے بعد دعا کی اور اس کے لیے انہوں نے اپنے اہل و عیال کو بھی جمع کیا اور تابعین میں سے ایک جماعت نے اس میں ان کی اتباع کی ہے، جیسا کہ مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ کے اثر میں ملتا ہے۔

سوم :

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمم اللہ کے ہاں اس کی کوئی مشروعيت ثابت نہیں۔

اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ : یہ لوگوں کے عمل میں سے نہیں، اور رمضان المبارک میں قیام اللیل میں ختم قرآن سنت نہیں۔

چہارم :

قرآن مجید ختم کرنے کے بعد دعاء کا استجابت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہے، جیسا کہ ہمارے خابدہ علماء کرام سے منتقل ہے، اور مذاہب ثلاثہ کے متأخرین میں سے بعض نے اس کا اقرار کیا ہے۔

دوسری چیز: نماز میں ختم قرآن کی دعا کرنا :

اس کا خلاصہ درج ذیل ہے :

اول :

جو کچھ بیان ہوا ہے اس میں سے ایک حرف بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی سے ثابت نہیں جو نماز میں ختم قرآن کے بعد رکوع سے پہلے یا بعد میں اکلیے یا امام کے لیے دعا کی مشروعيت ثابت کرتا ہو۔

دوم :

آخری چیز اس باب میں وہ ہے جو علماء بیان کرتے ہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے حنبل اور فضل حربی کی روایت میں ہے جس کی سند ہمیں تو نہیں ملی سکی کہ تراویح میں ختم قرآن کے بعد رکوع سے قبل دعا کرنا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے : اسے بیان کرنے والے کا بھی علم نہیں

کہ انہوں نے وترکی دعائیں اسے پڑھنا آسان قرار دیا ہے ...

دیکھیں : مرویات دعاء ختم القرآن.

واللہ اعلم.